قرآن کریم اور حافظ قرآن کی عظمت



افادات

حضرت اقدس مولانا محمد آدم صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد، لیسٹر (یوکے)

اصلاحی مجالس سلسلہ ۱

جامعہ علوم القرآن کی اصلاحی روحانی پیشکش

نام کتاب۔۔۔۔۔ حافظ قرآن کی عظمت

مجالس۔۔۔۔۔ حضرت مولانا محمد آدم صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد، لیسٹر (یوکے)

مرتب۔۔۔۔۔ محمد عمران بن حضرت مولانا محمد آدم صاحب

ناشر۔۔۔۔۔۔ جامعہ علوم القرآن، لیسٹر۔(یوکے)

www.jameah.co.uk

اصلاحی مجالس سلسلہ ۲

جامعہ علوم القرآن کی اصلاحی وروحانی پیشکش

نام کتاب۔۔۔دعا کی اہمیت

مجالس۔۔۔۔حضرت مولانا محمد آدم صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد، لیسٹر (یوکے)

مرتب۔۔۔۔محمد عمران بن حضرت مولانا محمد آدم صاحب

ناشر۔۔۔۔۔جامعہ علوم القرآن، لیسٹر۔(یوکے)

www.jameah.co.uk

عرض مرتب

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

پیشِ نظر رسالہ والد ماجد سیدی وسندی واستاذی حضرت اقدس مولانا محمد آدم صاحب مد ظلہ العالی کے اصلاحی مجالس کے سلسلہ کی قسطوں میں سے ایک قسط ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت والا کے خطبات و مجالس کے ذریعہ ہزاروں کی زندگیوں میں خوشگوار دینی انقلاب پیدا فرمایا۔ حضرت والا اپنے سامعین اور مخاطبین میں مایوسی کے بجائے حوصلہ اور ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت والا دار العلوم دیوبند کے مایہ ناز فارغ التحصیل اور جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے سابق مدرس رہے ہیں اور پھر افریقہ کے شہر ملاوی میں ۷ سال اور پچھلے ۳۶ سال سے برطانیہ کے شہر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اور اب جامع مسجد لیسٹر، کی خدمات کے ساتھ جامعہ علوم القرآن کے بخاری شریف کے بھی استاذ ہیں۔

بندۂ عاجز کی تمنا کئی مدتوں سے تھی کہ حضرت والا کے مواعظ و مجالس کو کتابی شکل میں جمع کیا جاوے، اب اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ان مجالس کی قسطوں میں سے پہلی قسط آپکے ہاتھوں میں ہیں۔ اللہ تعالی ان مجالس کو سالکین کے لئے خصوصا اور عوام الناس کے لئے انکے نفع کو عام سے عامتر فرماوے، اور ان اصلاحی مجالس کا سلسلہ اصلاح نفس کے طالبین کے لئے مفید بناوے۔ آمین

جن حضرات نے ان مجالس کی نشر و اشاعت میں جس قسم کی بھی مدد فرمائی ہے، خصوصا جناب اشفاق صاحب اور مولوی سید حسین قادری سلمہ تعالی اور دیگر حضرات کی مساعی جمیلہ کا بہترین بدلہ خدائے پاک دارین میں نصیب فرمائے، آمین

اللہ سبحانہ وتعالی اس کا استفادہ عام و تام فرماوے اور قبول فرماوے، آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ الی یوم الدین۔

فقط محمد عمران ابن حضرت مولانا محمد آدم صاحب

خادمِ جامعہ علوم القرآن، لیسٹر

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔

دوستو اور بزرگو!

وقت تھوڑا سا ہے بلکہ تھوڑا نہیں ، وقت تو بہت زیادہ ہے لیکن وہی ذہنی طور پر پونے دس بجے ہیں (کیونکے گھڑیوں کو ایک گھنٹہ آگے کیا گیا ہے) اگر نیت صحیح ہو تو اللہ جلّ شانہ تھوڑے سے وقت میں بھی بہت زیادہ عطاء فرمادیتے ہیں۔

دوستو! یہ قرآن پاک کی مجلس ہے جیسا کہ پہلے اعلان ہوا کہ ایک طالب علم آج قرآن پاک کو ختم (حفظ) کررہا ہے تو ذہن میں یہی آیا کہ مختصر وقت میں قرآن حکیم کے متعلق ہی کچھ بات ہو جاے-یہ آسمان سے اترنے والی کتابوں میں سب سے عظیم کتاب ہے لہذا اسی کے متعلق کچھ بیان کردیا جائے اور یہ بھی ہماری اصلاحی مجلس میں داخل ہے اور میں یہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ وظیفوں کے ساتھ تلاوت قرآن کو بھی ضرور معمولات میں رکھنا چاہیئے، اگر آپ کے پاس وظیفے وظائف ہیں لیکن وظیفوں میں اگر تلاوت قرآن نہیں ہے تو یہ بہت بے انصافی کی بات ہو گی، اسلئے سب سے اول وظیفہ کیا ہونا چاہیئے؟ قرآن حکیم کی تلاوت!

چاہے حافظ ہو یا غیر حافظ ہو- ناظرہ ہو تو دیکھ کر پڑھے اگر آپ وظیفے پڑھتے ہو اور قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتے تو وظیفوں میں وزن پیدا نہیں ہو گا، اسلئے قرآن پاک میں جہاں اللہ تعالی نے عبادت کی تلقین کی ہے اس میں سب سے پہلے۔

اُتْلُ مَآ أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ

آپ کی طرف جو کتاب نازل کی گئی اس کی تلاوت کیجئے پھر اسکے بعد نماز کا بیان ہے اور پھر تیسرے نمبر پر ہے وَلَذِكْرُ اللهِ ، اللہ کا ذکر۔

اپنی اصلاح کرنے والوں کے لئے اور سبھی مسلمانوں کے لئے پہلے بھی یہ کہہ چکا ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کے تلاوت قرآن کو اپنے معمولات میں ضرور رکھیں جو سورتیں پڑھنا ہے وہ بھی پڑھیں اور ساتھ ساتھ تلاوت قرآن اس ترتیب سے رکھیں کہ پہلے سے تلاوت شروع ہو اور آخر تک ختم کریں۔ اس پر بس نہ کرے کہ میں فلاں سورۃ پڑھ لیتا ہوں اور میں فلاں سورۃ پڑھ لیتا ہوں وہ تلاوت اپنی جگہ پر پڑھے لیکن ایک ترتیب ایسی ہونی چاہئے کہ قرآن کا ختم ہو، ہو سکے تو مہینے میں ایک مرتبہ تو ختم کر ہی لیا جاوے ایک ایک پارہ روزانہ پڑھو اور یہ زندگی بھر کا مشغلہ ہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطائ فرماوے اور قبول فرماوے۔ آمین!

دوستو! دنیا کے اندر نعوذ باللہ یہ قرآن پاک کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ بلکہ بہت اونچی چیز ہے۔ چونکہ آخرت ہمارے سامنے او جھل ہے، پردہ ہے اسلیے وہاں کی چیزیں نظر نہیں آتی۔

يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ

جو اگر پردہ کھل جاوے تو معلوم ہوگا کہ، قرآن پاک کا کیا مرتبہ ہے؟ اسکے پڑھنے والوں کا مرتبہ، اس کے حفظ کرنے والوں کا مرتبہ، اس کے پڑھانے والوں کا مرتبہ، ان لوگوں کا مرتبہ جنہوں نے کوشش کر کے اپنی اولاد کو حافظ قرآن بنایا ان کا مرتبہ کیا ہے؟ آج تو پردہ لگا ہوا ہے اس لئے معلوم نہیں ہوتا۔

جہاں تک دولت کا معاملہ ہے وہ قبر تک بھی نہیں بلکہ یہ دولت تو جب انسان دنیا کے اندر بستر مرگ پر پڑا ہوتا ہے تب سے ہی الگ ہو جاتا ہے۔ آپ کے پاس اگر کروڑ ہا پاؤنڈ ہوں اور بیمار پڑ گئے تو سوائے چند لقمے کے اور کچھ بھی کھا پی نہیں سکتے تو کیا کرینگے ایسی دولت کو؟

دنیا کی دولت قبر تک تو نہیں لیکن زندگی کے اندر وہ تو ساتھ چھوڑ رہی ہے۔ انسان موجود ہے، بینک بیلنس بھی ہے، اسکے ہاتھ میں چیک بک بھی ہے، سیگنیچر کرنے کی طاقت بھی ہے سب کچھ ہے لیکن وہ اسکو استعمال کر ہی نہیں سکتا۔ ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ پھر ایک وقت تو وہ آتا ہے کہ اللہ جلّ شانہ بھی آرڈر چھین لیتے ہیں کہ تم خیرات بھی نہیں کر سکتے۔

ایک مسئلہ: مسئلہ ہے کہ جب آدمی کو اپنی موت کا پکّا یقین ہو جاوے تو اس وقت وہ اپنی ضروریات زندگی میں تو خرچ کر سکتا ہے لیکن وارثوں کو محروم کر کے خیر خیرات نہیں کر سکتا۔ صرف تیسرے حصّے کے اندر اسکو اجازت دی ہے اس میں کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ بغاوت ہوگی اپنے وارثین سے۔

تو یہ دولت کیا چیز ہے؟ کچھ نہیں ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ دنیا میں پردہ ہے اسلئے پتہ نہیں چلتا۔ حضور اکرم ﷺ پر جو قرآن پاک نازل ہوا جس کو آج ہم آسانی سے حفظ کر لیتے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وحی کیا چیز ہے؟

وحی کی سختی:

بخاری شریف میں ایک روایت آتی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ پر وحی اترتی تھی اور میں وہاں موجود ہوتی تھی اور سخت سردی کا سیزن یعنی بہت ہی

زیادہ سردی کا موسم کہ اس میں انسان کانپتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی نظر سے دیکھ رہی ہوں کہ جب وحی شروع ہو جاتی تو اس وقت آپ ﷺ کی حالت بدل جاتی اور پھر جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ ﷺ کی داڑھی مبارک سے پسینہ ایسا گر رہا ہوتا کہ جیسا کوئی آدمی فسد لگائے اور خون نکلتا ہے۔

یہ تو صدیقہؓ نے فسد کی مثال دی ہے آپ اگر اسکو نہ سمجھے تو اس کو یوں سمجھ لو کہ بدن کے اندر کوئی چُھری گھونپ دے اور پھر جس طرح خون نکلتا ہے بالکل اسی طرح سخت ٹھنڈی کے اندر جب وحی سے فارغ ہو جاتے تھے پسینہ نکلتا تھا

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میری ران پر حضور ﷺ نے اپنی ران مبارک رکھی ہوئی تھی۔ وہ صحابی خوش نصیب تھے اور اتنے میں وحی شروع ہو گئی۔ حضور ﷺ کی ران مبارک میری ران پر ایسی جم گئی کے ذرا بھی ہلتی نہیں اور مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کے میری ران کے اوپر کسی نے ٹنوں وزن رکھ دیا کہ اب ٹوٹے گی اب ٹوٹے گی اب ٹوٹے گی برداشت نہیں کر سکتا تھا لیکن خیال تھا کہ مر جاؤں تو مر جاؤں کوئی حرج نہیں۔ جب وحی پوری ہوئی، تب حضور ﷺ کی ران مبارک ہلکی ہوئی اور تب مجھے سکون ہوا۔

سنا آپ نے! کہ حضور ﷺ کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی!!

ایک روایت میں آتا ہے کہ سفر میں وحی شروع ہوئی اور حضور ﷺ اونٹنی پر سوار ہیں تو وحی کے بوجھ سے اونٹنی کے چاروں پائوں کشادہ ہوگئے اور تھہر گئی، سارے صحابہؓ دیکھ رہے ہیں سب قافلہ تھہر گیا کہ اس اونٹنی پر کتنا بوجھ آگیا تو سوچو حضور ﷺ پر کتنا بوجھ ہوگا۔

عجیب عجیب واقعات ہیں۔ امام بخاریؒ نے بہت سی روایتیں بیان کی ہیں۔ اور ایسا ایک مرتبہ نہیں بلکہ حضور ﷺ پر پورا قرآن پاک کے لئے چوبیس ہزار مرتبہ وحی نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے چوبیس ہزار مرتبہ یہ تکلیف امت کے لئے برداشت کی۔ آخری مرض الموت کے وقت بھی وحی چالو تھی۔ اگر امّت کو اسکی سوجھ بوجھ آجائے تو اسکی قدر آجاوے۔ آج کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ کیا چیز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آخرت کے بارے میں پردہ رکھا ہے۔ اگر پردہ نہیں رکھتے تو پھر امتحان کیسے ہوتا؟

لہٰذا قرآن اور حافظ قرآن کی قدر کرو!

حضرت گنگوہیؒ کے ہاں دسترخوان بچھا ہوا ہوتا اور وہاں بہت سے لوگ خوانقاہ میں ان سے ملنے کے لئے آتے تھے، اور بڑے بڑے دنیادار لوگوں کے علاوہ طلبائے کرام بھی ہوتے تھے جو کہ پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوتے، انمیں کچھ حافظ قرآن بھی ہوتے اور کچھ دورۂ حدیث پڑھنے والے بھی ہوتے۔ جب بڑے دنیادار لوگ آتے تو وہ بیچارے طلباء خود ہی پیچھے ہٹنے لگتے، حضرت گنگوہیؒ ان دنیادار کے سامنے فرماتے کہ اے طلباء کرام! تم پیچھے کیوں ہٹ رہیں ہو تم کو تو بالکل آگے ہونا چاہئے ان سب سے تمہارا مرتبہ بڑھا ہوا ہے۔ گنگوہیؒ فرماتے کہ تم جانتے ہو کہ تم کون ہو؟ تم تو مہمان رسول ﷺ ہو۔

تو یہ آج پتہ نہیں چل رہا ہے۔ یہاں پتہ بھی چلے گا کیسے! اگر یہاں پتہ چل جائے تو پھر تو بات ہی کیا رہ جاتی۔ پھر تو ایمان بالغیب کی بات ہی کیا رہتی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ایک بہت ہی بڑے بزرگ گزرے ہیں اللہ والے تھے۔ ہندوستان کے اندر حدیث پاک کو رائج کرنے والے یہی ہیں۔ ان کے بڑے عجیب عجیب واقعات ہیں ولی کامل اور

محدث تھے ان کے دو صاحب زادے مشہور ہیں شاہ عبد القادرؒ اور شاہ عبد العزیزؒ۔ ان میں شاہ عبد القادرؒ چھوٹی عمر کے تھے اور شاہ عبد العزیز بڑی عمر کے تھے۔

شاہ عبد القادرؒ کو قرآن پاک سے بہت شغف تھا۔ ایک ترجمہ بھی انہوں نے اردو میں لکھا ہے جسکو علماء نے فرمایا ہے کہ یہ ترجمہ ترجمہ کامل ہے یعنی عجیب اسکا ترجمہ کیا ہے۔ بڑی بڑی تفسیروں کے اندر اس کا حوالہ دیتے ہیں کہ شاہ عبد القادرؒ نے موضح القرآن میں یہ لکھا ہے وغیرہ۔ سو قرآن پاک سے انکو بہت شغف تھا وہ قرآن پاک کو پڑھتے ہی رہتے تھے۔ ان کا انتقال ہوگیا۔ انتقال ہونے کے بعد انکو دفنا دیا گیا۔ جب گھر آئے تو انکے بڑے بھائی شاہ عبد العزیزؒ نے کہا اور یہ بھی بہت بڑے بزرگ تھے اور والد صاحب کا تو پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ مراقبے کے اندر یہ معلوم ہوا ہے کہ جس دہلی کے قبرستان میں ان کو دفنایا گیا ہے آج وہاں جتنے لوگوں کو عذاب ہو رہا تھا سب کا عذاب بند کر دیا گیا ہے۔ یعنی انکے جانے کے ساتھ ہی سب کا عذاب بند ہوگیا۔ اتنا اللہ پاک نے انکو مرتبہ عطاء فرمایا تھا۔

آج تو کچھ نہیں۔ آج کس کا شوق ہے؟ آج تو بڑی بڑی ڈگریوں کا شوق ہوتا ہے۔ ڈگریوں کا میں منع نہیں کرتا، لیکن خدا کے واسطے ذہن تو بناؤ کہ کیا چیز بڑی ہے ورنہ خداوند قدوس کے ہاں کیا جواب دو گے۔

حافظ قرآن کی وجہ سے قبر کا عذاب ہٹ جانا۔ ایک واقعہ

ہندوستان میں اتر پردیش کو یوپی کہا کرتے ہیں وہاں ایک بڑا شہر ہے جونپور، بڑا مشہور شہر ہے اور وہاں بہت بزرگان دین اور اہل علم گزرے ہیں۔ وہ تاریخی شہر ہے۔ وہاں ایک بزرگ تھے ایک مرتبہ وہ پیدل سفر کر رہے تھے پیدل چلتے چلتے راستے میں ایک قبرستان پڑا۔ بزرگوں کی عادت

ہوتی تھی اور مسلمانوں کی عادت ہے مگر آج تو پیدل چلنے کا راستہ کہاں ہے اور عادت کیسے ہو، اور اگر رات کو کبھی لیسٹر کے قبرستان کے قریب بھی کار لیکر جانا ہو تو جلدی سے کار کی اسپیڈ کر دے کہ ڈر لگتا ہے۔

واقعی میرے پاس ایک کوچ کے ڈرائیور آئے۔ وہ کہتے ہیں کہ رات کو جب میری شفٹ ہوتی ہے تو قبرستان کے قریب بہت ڈر لگتا ہے، یہ ہمارا حال ہے۔ بہر حال وہ بزرگ پیدل سفر کر رہے تھے قبرستان کے پاس سے گزر ہوا تو وہ کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کر دیتے تھے۔

ایک زمانہ ہم پر بھی ایسا ہی گزرا ہے۔ ہم قبرستان کے درمیان میں سے تقریباً ہر دن دو مرتبہ سفر کرتے تھے۔ جامعہ اسلامیہ ڈھابھیل میں جب پڑھاتا تھا تو سملک کا قبرستان ہے وہ صبح میں بھی اور شام کو بھی ہمارا راستہ ہوتا تھا۔ ادھر بھی قبریں اور دوسری جانب بھی قبریں اور درمیان میں راستہ ہوتا۔ آتے وقت بھی اور جاتے وقت بھی۔ گذرتے ہی کچھ نہ کچھ پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔

وہ بزرگ بچارے قبرستان میں سے جارہے تھے اور پڑھ کر بخش کر آگے چل دیئے اور ایک دن کچھ پڑھنا بھول گئے ، اس دن کا اپنا مراقبہ بیان کیا کہ اس قبرستان میں چند طبقے کے لوگوں کو عذاب ہو رہا ہے اور پھر دیکھ رہا ہوں کہ اب کسی کو قبر کے اندر عذاب نہیں ہے۔ تو لوگوں سے پوچھا کہ کچھ نئی بات ہوئی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت ہوا تو کچھ نہیں لیکن ایک چیز ہوئی ہے کہ اس بستی کے ایک پرانے حافظ قرآن تھے وہ بہت قرآن پاک پڑھا کرتے تھے ان کا انتقال ہو گیا اور انکو فلاں جگہ پر دفنایا گیا ہے۔۔ تو بزرگ نے فرمایا کہ مجھے بالکل یقین ہے کہ انکے دفن ہونے کی وجہ سے قبر کا عذاب سب سے ٹل گیا ہے۔

ہاں ابھی پردہ بند ھا ہوا ہے ابھی کیا پتہ چلے گا؟ آج ماں باپ کو کسی مولوی صاحب نے کہا کہ حافظ کرادو تو حافظ کروا دیا یا کسی اور وجہ سے حفظ کروا دیا لیکن پھر بھی اسکا اجر بعد میں معلوم ہو گا۔ بہر حال کوئی بھی نیت ہو ثواب تو ملے گا، کوئی اور نیت بھی ہو گی کہ میرا بیٹا نافرمان نہ ہو جائے وغیرہ۔ لیکن چیز یہ ہے کسی بھی نیت سے حفظ کروایا اور حفظ کرواتے وقت تو نیت میں گڑ بڑ ہوتی ہی ہے آخر میں چل کر پھر نیت صحیح ہو جاتی ہے۔ یہ بھی بہت بڑی بات ہے۔

دارالعلوم دیو بند میں ایک قاری صاحب تھے انکا نام تھا قاری بشیر۔ ایک تو قاری بشیر مدینہ منورہ میں ہیں وہ نہیں لیکن یہ دارالعلوم کے استاد تھے۔ قرآن پاک بہت اچھا پڑھتے تھے وہ حفظ کراتے تھے اور انہوں نے بہت سے بچوں کو حفظ کروایا۔ انکا انتقال ہوا تو وہاں کے بزرگ شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ مجھے برابر یاد ہے کہ انکے انتقال کے بعد ایک آدمی نے آکر مجھے خواب بیان کیا کہ آج قاری صاحب کے جنازے کے اندر جتنے لوگوں نے شرکت کی ہے ان سب کی مغفرت ہو گئی ہے۔ سبحان اللہ!

اللہ پاک کی رحمت یوں ہی چلتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہمارا بھی کام چل جائے ان حافظوں کے ذریعے سے۔ تو کم از کم اگر حافظ نہ بناؤ تو آخری درجے میں یہ ہے کہ حافظ بننے والوں کی مخالفت نہ کرو۔ کم از کم کچھ مدد تو کرو۔ ہاں تو کہو۔ ورنہ جو آدمی اس سے منہ چڑھائے گا ناراض ہو گا تو اس کا تو بالکل اس میں حصہ ہی نہیں ہو گا۔ بھائی یہ بہت بڑی دولت ہے۔ حق تعالیٰ جل شانہ آپ کو اور مجھے قدر کی توفیق عطا فرمائے آمین!

میں آپ حضرات کو عرض کر رہا تھا کہ جو حافظ نہیں ہیں تو کچھ نہیں لیکن محبت کے ساتھ قرآن پاک کو لو، محبت کرو اور اسکے بعد روزانہ اس کے پڑھنے کا معمول بناؤ۔ پاؤ پارہ آدھا پارہ جتنا

ہو سکے۔ سب کے معمولات میں یہ چیز داخل ہونی چاہئے کہ پڑھتے رہیں اور جو حافظ قرآن ہیں وہ بھی ماشاء اللہ پڑھتے رہیں۔ حافظ قرآن کسی کو سنایا کریں اس کے بھولنے کا بھی بڑا گناہ ہے۔ ان چیزوں کا خیال رکھو۔

سرکار دو عالم ﷺ کو قرآن پاک سے اتنی محبت تھی کے اتنی تکلیف تو وحی میں برداشت کرتے تھے اور روزانہ رات کو کئی پارے تہجد میں پڑھتے تھے۔ پائوں مبارک سوجھ جاتے تھے۔ جب کہا جاتا تھا کہ آپ ﷺ کا مرتبہ تو بہت بڑا ہے پھر یہ تکلیف کیوں؟۔ فرماتے کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

خدا توفیق دے تو تمہارے بچوں کو حافظ قرآان بنائو۔ اگر آپ نہ بن سکے تو انکو بنالو۔ اس میں ماں اور باپ کا حصّہ ہوتا ہی ہے۔ بعض بزرگوں نے جن کے بچے حافظ قرآن ہو رہے تھے ان کے متعلق سنا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ بہت شفقت اور پیار کرتے تھے۔ انکو دودھ کا پیالہ دینا اور پھر ہندوستان اتنا مہنگا ملک پھر اس کے اندر بادام تلاش کر کے انکو لا کر دینا اور کھلانا کہ ہمارے بچوں کے دماغ کے اندر ترو تازگی آئے۔ آج تو یہاں ناقدری اتنی ہے کہ حافظ قرآن ہونے والا بچہ جب حفظ کرنے جائے گا تو کوئی ٹھکانا نہیں۔ اور جب سکول جائے گا تو بڑے ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ۔

آپ دیکھیں گے ان علماء اور حفاظ کا بدلہ آپ کو کیا ملتا ہے۔ آخرت میں کتنا بڑا بدلہ ملتا ہے۔ ہزاروں نہیں انکی تعداد اللہ ہی جانتا ہے ایسے ماں باپ کی بلا حساب کتاب بخشش ہونے والی ہے کہ جن کے بچوں نے قرآن پاک حفظ کیا۔ یہ بہت بڑی دولت ہے۔ جن کو یہ دولت مل چکی ہے انکو نصیحت کرتا ہوں کہ بھائی اسکو چھوڑنا نہیں اسکو پڑھتے رہنا۔ اپنی اولادوں کو بھی اس راستے پر لگاؤ۔

اگر آپکی ساری اولاد ہی حافظ قرآن ہو تو بہت اچھی بات ہے۔ بچیوں کو بھی حفظ کرواؤ۔ اگر بچے نہیں تو پھر بچیاں ہی سہی۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اور پھر تزکیہ قلب میں قرآن پاک کو بہت دخل ہے۔ یعنی آدمی جب قرآن پاک کو پڑھے تو یہ مراقبہ ہو کہ میرا کان سن رہا ہے اور آواز گویا اللہ کی طرف سے آرہی ہے۔ دھیان رکھے، ترجمہ نہیں جانتے تو کوئی بات نہیں۔

امام احمد بن حنبلؒ نے ڈائیریکٹ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ آپ تک پہنچنے کا راستہ کیا ہے؟

تو وجہ قرآن پاک بتلایئی کہا کہ فَھِمِ اَوبِلَا فَھِم

فرمایا کہ بغیر سمجھ کے پڑھے تو بھی میرے تک اس ذریعے سے پہنچ جائے گا۔

اور میرے بھائیوں دوستوں اور بزرگوں جب قرآن پاک ہاتھ میں لو تو یوں خیال کرو کہ یہ خط ہے لیٹر ہے اللہ پاک کی طرف سے۔ آپ کو اگر کوئی بڑے شخص کا لیٹر ملتا ہے تو کتنا احتیاط سے رکھتے ہیں۔ یہ تو پھر خداوند قدوس کا کلام ہے اس کو سر پر لگاؤ چوموں چاٹوں اور محبت پیدا کرو، ایسا مراقبہ کرو چاہے دومنٹ ہی کا ہو کہ یہ میرے خالق کا پیغام میری طرف آیا ہے، پھر اسی طرح قرآن پاک سے محبت ہو جائے گی پھر آپ جو پڑھیں گے تو اس کے ذریعے سے قلب کے اندر نورانیت پیدا ہوگی۔ یہ چند باتیں میں نے عرض کردیں۔

گویا آج کے مجلس تلاوت قرآان ہی پر ہے۔ حق تعالیٰ جل شانہ جو حافظ ہو گئے ہیں جو ہو رہے ہیں اور ارادہ کررہے ہیں ان سب کو قبول فرمائے آمین!

وصلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیر ابرحمتک یاارحم الرحمین۔